تعليم الايمان



طبع في المطبع الشاهجهاني
الواقع في بلدة بهوپال
لسنة ١٣٠٥
الهجرية

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اما بعد اس
رسالے مین بیان ایمان کامل کا کیا جاتا ہی جو وسیلہ جمیلہ ہی واسطے دخول جنت کے
اللهم انی اسألك الجنة واعوذ بك من النار فصل اس باب مین حدیث جبریل
علیہ السلام ہی جسکو عمر بن خطاب رضؓ نے مرفوعًا روایت کیا ہی جبریل علیہ السلام نے
اگرچہ پہلے حضرت سے سوال اسلام کا کیا تھا کہ اسلام کس کام کا نام ہی آپ نے فرمایا
اسلام یہ ہی کہ لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دے نماز پڑہے زکوة دے
روزہ رمضان کا رکہے خانہ کعبہ کا حج کرے اگر راہ پاوے ان چار چیزونکا
ذکر ہمنے رسائل علیحدہ مین علیحدہ علیحدہ کیا ہی اس جگہہ بیان کرنا ایمان کا مقصود ہی
ایمان ہے کہ بیان مین بجواب سوال جبریل علیہ السلام حضرت نے یہ فرمایا تہا کہ

ایمان یہ ہے کہ یقین لاوے اللہ پر اور اوسکے فرشتوں پر اور اوسکی کتابوں پر
اور آخرت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی برائی پر آپکے بعد جبرئیل نے
سوال احسان کا کیا تھا اوسکے جواب میں یہ فرمایا تھا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ
کی عبادت کرے اسطرح پر کہ گویا تو اوسکو دیکھتا ہے اور اگر تو اوسکو نہیں
دیکھتا ہے تو وہ تجھکو دیکھ رہا ہے رواہ مسلم یہ احسان جو یعنی اخلاص ہے
اسلام و ایمان دونوں سے تعلق رکھتا ہے اسکے بنا اسلام صحیح ہو سکتا ہے
اور نہ ایمان درست کیونکہ بدون احسان کے اسلام ریا ہوتا ہے اور ریا شرک
خفی ہے اور بدون اخلاص کے ایمان نفاق ہوتا ہے منافق کافر سے بھی بدتر ہے
اسلیے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یعنی ایمان بلکہ اسلام کے اچھی طرح سمجھ لے اگر
بخوبی یہ سمجھیگا تو نام کا مسلمان ہوگا نہ کام کا اور ایمان اوسکا ناقص ٹھیریگا تمام
سو حضرت نے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر شعبہ ہیں و تکین
افضل کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی دور کرنا ایذا کے چیز کا راہ سے متفق علیہ
اس سے صاف ثابت ہوا کہ ایمان نام ہے قول و عمل کا کمال اس ایمان کا یہ ہے کہ حضرت
سب سے زیادہ اسکو محبوب ہوں باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے جسطرح کہ حدیث انس
میں فرمایا ہے لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس
اجمعین متفق علیہ خطابی نے کہا مراد اس سے حب طبع نہیں ہے بلکہ حب اختیار
ہے ابن بطال نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مستکمل الایمان ہے وہ یہ بات جانتا ہے کہ

حق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باپ بیٹے سب آدمیون کے حق سے زیادہ ہی
عیاض نے کہا ان حقیقۃ الایمان لا یتم الا بذلک ولا یصح الایمان الا
بتحقیق اعلاء قدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومنزلتہ علی کل والد
ووالد ومحسن ومفضل ومن لم یعتقد ہذا او اعتقد سواہ فلیس بمؤمن انتہی
یعنی بلا اس غلبہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کا ایمان درست نہین
ہوتا ہی اور دوسری روایت انس مین فرمایا ہی تین چیزین ہین جس شخص مین وہ
چیزین ہونگی وہ مزا ایمان کا پاویگا ایک یہ کہ اللہ رسول اوسکو ما سوا ہمارے
دوست تر ہون دوسرے یہ کہ جسکو دوست رکھے اللہ کے لیے دوست رکھے
تیسرے یہ کہ بعد رہائی کے کفر سے پھر کفر مین آنیکو پسند نکرے جسطرح کہ آگ
مین گرنے کو مکروہ رکھتا ہی منقی علیہ سراج وہاج مین کہا ہی اصل محبت یہ ہے
کہ میل خاطر طرف موافقت محبوب کے ہو انسان کا میل کبھی طرف اوس چیز کے
ہوتا ہی جسکو وہ مستحسن سمجھتا ہی جیسے اچھی صورت اچھی آواز اچھا کھانا ونحوہا
اور کبھی دل اوسکا معانی باطنہ کی طرف جھکتا ہی جیسے محبت صلحاء وعلماء واہل فضل
مطلقًا اور کبھی بوجہ احسان ودفع مضرت کے کسیکو دوست رکھتا ہی سو یہ سارے
باتین حضرت مین جمع ہین کیونکہ آپ مین جمال ظاہر وباطن وکمال خلال جلال و
وانواع فضائل واحسان وہدایت صراط مستقیم اور ابعاد من الجحیم موجود تھا
رہی محبت عشاق کے ساتھ صور حسنہ مردان وزنان کے سو یہ ایک فتنہ کبری

وشیخ عبد الحق نے اس حدیث کو ایک نوع صریح الیقین کہا ہے اور شرح عین العلم شرک
و مخالف توحید ہے اور عقل کے نزدیک حمق و سفاہت ہے تفسیر میں بروایت عباس
میں فرمایا ہے مزہ چکھا ایمان کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے
اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے
دہلوی مسکو لفظ مبارک اللہ سے توحید الوہیت اور لفظ شریف رب سے
توحید ربوبیت کا اقرار نکلا ایسا مقر مومن کامل ہوتا ہے اور جو ایک قسم کی توحید
کا مقر اور دوسری قسم کی توحید کا منکر ہو وہ کافر ہے یا مشرک مومن نہیں ہے
کہ مزہ ایمان کا اوسی وقت تک رہتا ہے کہ اللہ و رسول کے برابر کسی کی محبت
والفت و مودت نہو صاحب تحریر نے کہا ہے معنی الحدیث لم یطلب غیر اللہ
ولم یسع فی غیر طریق الاسلام ولم یسلک الا ما وافق شریعۃ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ولا شک ان من کانت ہذہ صفتہ فقد خلصت حلاوۃ
الایمان الی قلبہ وذاق طعمہ اسے اللہ تعالی نے فرمایا ہے والذین آمنوا اشد
حبا للہ امام مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ محبت خدا و رسول کی واجبات اسلام سے ہے
محبت اسی طرح ہوتی ہے کہ طاعت بجالاوے مخالفت ترک کرے انتہی سو جسکو یہ محبت
حاصل ہوجاتی ہے وہ ہر بیگانہ و خویش سے جو مخالف خدا و رسول ہو دلریش ہوتا ہے
ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ۔ فدای یک تن بیگانہ کا شنا باشد
اور جسکی محبت سستی و قصور کہ نقصان ہوتا ہے وہ ضعیف الاسلام ہے اوسکو مزہ

اپنے ایمان کا نہیں ملا اور راوت سے کچھ قدر اپنے دین کی نجات اسی جگہ ہے
حدیث سفیان ثقفی میں فرمایا ہی قل امنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم
یعنی ایمان کے ساتھ استقامت بھی ہونا چاہیے ورنہ منافق بھی ظاہر میں
مومن ہوتے ہیں اور بہت سے مومن مشرک ہیں وما یؤمن اکثرھم باللہ الا
وھم مشرکون پھر اعتبار اس استقامت کا یہ ہی کہ ظاہر میں اعمال چہارگانہ اسلام
بعد شہادت کے بجالاے اور دل سے اوسکی تصدیق پر جما رہے ولہذا
حدیث طلحہ میں فرمایا ہی افلح الرجل ان صدق متفق علیہ یعنی فلاح وابستہ
وامن صدق ہی اگر صدق نہیں ہی تو فلاح بھی نہیں ہی صدق یہی ہی کہ جو
مونہہ سے اقرار کیا ہی وہ دل میں قائم دائم ہو اور جوارح سے عمل میں آوے
اسی جگہہ سے حدیث وفد عبد القیس میں اعمال اسلام پر اطلاق لفظ ایمان کا
کیا ہی رواہ البخاری اور حدیث ابی سعید خدری میں عورتوں کو ناقص العقل
والدین فرمایا ہی پھر نقصان اونکے دین کا یہ بتایا کہ حیض میں نماز روزہ نہیں
کرتی ہیں اور عقل کا یہ نقصان ثابت کیا کہ انکی گواہی برابر نصف شہادت مرد
کے ہوتی ہی متفق علیہ معلوم ہوا کہ نقصان عمل سے نقصان دین کا ہوتا ہے
ولہذا عقائد میں لکہا ہی کہ ایمان بڑہتا گھٹتا ہی زیادتی ایمان کی زیادت طاعت
سے ہوتی ہی اور نقصان ایمان کا نقصان طاعت یا فعل معاصی سے ہی وجہ
ہی کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہی کہ صالح و فاسق برابر نہیں ہیں کیونکہ عمل صالح

مومن کامل جدا ہوا۔ فاسق مومن ناقص ام حسب الذین اجترحوا السیئات
ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء
ما یحکمون یعنی کیا فاسقون کو یہ خیال ہے کہ ہم انکو اونکے جیسا کرینگے برابر کر دینگے
انکا تو جینا مرنا یکسان ہے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم آسف موسی کے
فساق جب عذاب الہی سے ہلاک ہوئے اور ہزارہا تھے موسی علیہ السلام
کو اونکے مرنے کا یکبار گی اس کثرت سے افسوس ہوا اللہ تعالی نے فرمایا فلا
تاس علی القوم الفاسقین تو ان فاسقون کے مرنے کا رنج نکر کیونکہ نزدیک
اللہ کے بے قدر ہیں انکا ایمان کامل نہیں ہے انکو اگر اللہ و رسول سے محبت واقعی
ہوتی تو یہ ہرگز خلاف اونکے حکم کے عمدًا کوئی کام نکرتے خصوصًا ساتھ ہی
کبائر سے تو ضرور ہی بچتے اور یہ بات قلیل و کثیر و خفی و جلی سے بھاگتے
مگر انکے دل پر محبت غیر اللہ کا تسلط ہے اسلیے انکے ایمان میں ضعف ہے کہ محبت
غیر اللہ انکے لیے سد راہ نجات ہوگی ؎

غیر حق ہر چہ دولت را بر بود ۔۔۔ سد راہ تو ہمان خواہد بود

حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے جسنے دوست رکھا کسیکو اللہ کے لیے اور دشمن رکھا
کسیکو اللہ کے لیے اور دیا اللہ کے لیئے اور منع کیا اللہ کے لیے اوسنے اپنا
ایمان کامل کر لیا ہے رواہ ابوداود والترمذی معلوم ہوا کہ کمال ایمان یہ ہے
کہ حب و بغض و عطا و منع و نحو ہا سب اللہ کی مرضی کے موافق ہو اور حب شرعی کو

حب طبعی پر غالب رہے ابو ذر رفعاً کہتے ہیں افضل اعمال حب فی اللہ و بغض
ہی رواہ ابو داود اور روایت ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہی کہ مسلمان وہ ہے
جسکے زبان و ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں اور مومن وہ ہی جس سے لوگ اپنی
جان و مال پر امن میں ہوں رواہ الترمذی والنسائی بیہقی نے اتنا اور زیادہ
کیا ہی کہ مجاہد وہ ہی جو اپنی جان سے اللہ کی طاعت میں مجاہدہ کرتا ہی اور مہاجر
وہ ہی جسنے خطاؤں اور گناہوں سے ہجرت کی ہی یعنی اعتبار صدق نیت
اور طہارت طویت کا ہی نہ صورت ظاہری اعمال اسلام کا حدیث میں آیا ہی
اللہ تعالی تمھاری صورتوں و اعمال کو نہیں دیکھتا ہی تمھارے دلوں و نیتوں کو
دیکھتا ہی وہب بن منبہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی
نہیں ہی کہا ہاں لکن ہر کنجی کے لیے دانت ہوتے ہیں سو تو اگر ایسی کنجی لائیگا
جو دانت والی ہے تو جنت تیرے لیے مفتوح ہوگی ورنہ مفتوح نہوگی رواہ
البخاری یعنی ایمان بے عمل کے کم نفع دیتا ہی ابو امامہ کہتے ہیں ایک مرد نے
حضرت سے پوچھا تھا ایمان کیا ہی فرمایا جب تجھکو حسنہ خوش کرے اور سیئہ
بری لگے تو اب تو مومن ہی پوچھا گناہ کیا ہی فرمایا جب کوئی چیز تیرے جی میں
کھٹکے تو تو اوسکو چھوڑ دے رواہ احمد معلوم ہوا کہ جس شخص کو گناہ برا
نہیں لگتا اوسکے ایمان میں نقصان ہی اور گناہ کو بتا دیا کہ جس چیز سے
دل میں تردد آئے وہی گناہ ہی عمرو بن عبسہ نے حضرت سے کہا تھا ایمان کیا ہی

فرمایا صبر و سماحت یعنی ترک گناہ پر صبر کرنا اور طاعت پر جوانمردی ظاہر
کرنا پوچھا افضل ایمان کیا ہے فرمایا حسن خلق الحدیث رواہ احمد لفظ حسن خلق
پیچانا ہے مکارم اخلاق کو عبدالرحمن کے آگے بخاری کی کتاب مکارم الاخلاق میں تکمیل اسکے
بیان کی ہے معاذ بن جبل نے سوال افضل ایمان کا کیا تھا فرمایا ان تحب للہ و
تبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ یعنی دوستی دشمنی اللہ کے لیے ہو اور
زبان سے اللہ کا ذکر کرتا رہے رواہ احمد حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے مجھکو
حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے مقاتلہ کروں یہانتک کہ وہ گواہی دیں اس بات
کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور قائم رکھیں نماز اور دیں زکوۃ
جب وہ ایسا کرینگے تو اپنے خون و مال کو مجھ سے بچا لینگے مگر حق اسلام سے
اور حساب اونکا اللہ پر ہے متفق علیہ یعنی اگر یہ کام اونسے بطور نفاق کے
ہوگا تو اللہ محاسب ہے ظاہر میں اونکے ساتھ معاملہ اسلام کا سا کیا جائے گا
حضرت کے وقت میں منافق بہت تھے قرآن شریف مذمت اہل نفاق سے
لبریز ہے ابوہریرہ کہتے ہیں ایک اعرابی نے حضرت سے کہا مجھے ایسا عمل
بتاؤ کہ جب میں وہ کام کروں تو جنت میں جاؤں فرمایا تو عبادت کر اللہ کی
نکیجیو اوسکا شریک کر اور نماز فرض پڑھ اور زکوۃ فرض دے اور رمضان کا
روزہ رکھ اوسنے کہا مجھے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری کہ میں نہ
زیادہ کروں اسپر کچھ اور نہ کم کروں اس سے جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو فرمایا

جسکو یہ بات خوش آوے کہ وہ ایک مرد جنتی کو دیکھے تو اس شخص کو دیکھے متفق علیہ
اس حدیث مین دخول جنت کو عدم شرک اور بجا آوری فرائض اسلام پر مترتب کیا ہے
یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جنت مین جانے کے لیے عمل صالح درکار ہے اگرچہ ملنا جنت
کا محض اللہ کے فضل پر موقوف ہے نہ عمل پر لیکن عمل کو ایک علامت اس امر کی
ٹھیرایا ہے حدیث وفد عبد القیس مین آیا ہے کہ اونھون نے کہا تھا کہ ایمان لانا
اللہ پر کیا ہے فرمایا گواہی دینا لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کی اور قائم رکھنا
نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزہ رکھنا رمضان کا متفق علیہ اس جگہ بھی
ایمان مین عمل اسلام کو معتبر رکھا ہے عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے ایک
جماعت صحابہ سے فرمایا تھا تم بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ شریک نکرو تم ساتھ اللہ
کے کسی چیز کو اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور اولاد کو قتل نکرو اور بہتان نباندھو
اور کسی امر نیک مین میری نافرمانی نکرو جو کوئی تم مین سے اس بیعت کو پورا کریگا
اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی ان کامون مین سے کسی کام کا مرتکب ہوگا
پھر دنیا مین عقاب کیا جائیگا یعنی اوسپر حد شرعی جاری ہوگی تو وہ عقاب
اوسکے لیے کفارہ ہوگا اور جسنے کوئی کام انھین سے کیا پھر اللہ نے اوس گناہ کو
اوسپر مستور رکھا تو اوسکا اختیار اللہ کو ہے چاہے بخشے اور چاہے عقاب کرے
ہمنے اسپر حضرت سے بیعت کی متفق علیہ اس حدیث مین یہ بشارت ہے کہ
مستور الحال انشاء اللہ تعالیٰ مغفور ہوگا معاذ سے فرمایا تھا تو جانتا ہے کہ اللہ کا

حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا
اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی شی کو اوسکا شریک
نہ ٹھہراویں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ کسی شی کو اللہ کا شریک
نکرے اوسکو عذاب نفرماے معاذ نے کہا اے رسول خدا کیا میں لوگوں کو
اس بات کی خوشخبری نہ دوں فرمایا لا تبشرهم فیتکلوا متفق علیه یعنی تو نہ
بشارت اونکو نہ دے کہیں وہ بھروسا کر کے بیٹھ رہیں اور عمل نکریں اور دوسری
روایت میں یوں ہے کہ معاذ سے فرمایا تھا نہیں گواہی دیتا ہے کوئی شخص
اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ سچے دل سے لیکن حرام
کر دیتا ہے اللہ اوسکا دوزخ کی آگ پر انہوں نے کہا کیا میں اس بات کی خبر لوگونکو
نہ دوں کہ وہ خوش ہو جائیں فرمایا اذاً یتکلوا یعنی وہ لوگ اب اس بات کو سنکر
بھروسا کر بیٹھیں گے جب معاذ مرنے لگے تو اونہوں نے اس حدیث کو خوف سے
گناہ کتم علم و عدم تبلیغ حدیث کے بیان کر دیا متفق علیه یہ احادیث دلیل ہیں
اس بات پر کہ اقرار شہادتین کا گو عمل میں تقصیر ہو صدق دل سے بصورت
عدم اشراک باللہ کے ایک نہ ایک دن نفع دیگا حدیث ابوذر میں فرمایا ہے نہیں ہے
کوئی بندہ جو کہے لا الہ الا اللہ پھر اسی پر مرجاے لیکن وہ بہشت میں جائیگا
ابوذر نے کہا اگرچہ اوس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو فرمایا اگرچہ اوس نے زنا کیا ہو
اور چوری کی ہو کہا وان زنی وان سرق فرمایا وان زنی وان سرق کہا

وان زنی وان سرق فرمایا وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر
پھر جب کبھی ابو ذر اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے وان رغم انف ابی ذر
متفق علیہ یعنی اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک آلودہ ہو معلوم ہوا کہ ہو جانا گناہ
کبیرہ کا کچھ مانع مغفرت سے نہین ہو توبہ سے ہر گناہ بخشدیا جاتا ہی اور کبھی
اللہ تعالی بطور خرق عادت کے کسی گناہ کبیرہ کو بھی بے توبہ کے بخشدیتا ہے
لکن اسکا علم بندے کو نہین ہو سکتا بندے سے اگر زنا ہو گیا ہی یا چوری
ہو گئی ہی اور مستور رہی تو اللہ تعالی کو اختیار ہی کہ معاف کرے یا پکڑے اور
اگر اوسپر حد دنیا مین جاری ہو چکی ہی تو وہ سزا اپنے گناہون کی پا چکا اب
آخرت مین اوسکو عقاب بابت ان معاصی کے نہوگا عبادہ بن صامت
کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہی جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا
اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمد اعبدہ ورسولہ اور گواہی دی اس
بات کی کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے و رسول اور اللہ کے کنیز کے بیٹے
اور اللہ کا کلمہ ہین جسکو اللہ نے طرف مریم علیہا السلام کے ڈالا تھا اور
روح ہین طرف سی اللہ کے اور جنت و دوزخ حق ہی داخل کریگا اللہ اوسکو
جنت مین اوسکا عمل کیسا ہی ہو متفق علیہ یعنی اچھا ہو یا برا قلیل ہو یا
کثیر روایت جنادہ مین اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ من ابواب الجنۃ الثمانیۃ
ایہا شاء رواہ البخاری واللفظ لہ یعنے منجملہ آٹھ دروازون جنت کے

میں روایت ہے جابر سے اندر باب حج در تکملہ جز دوم کو وارقی خیر من ست
ہیں کہ ایمان لانا اسکے پیغمبروں پر داخل ہے اور دلیل ہے اس بات پر کہ لفظ
شہادتین کا مع ادا اقرار ان امور کے انجام کو بہشت میں لیجائیگا اگرچہ بعض
قصور ہوا ہو اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ اون اعمال بد کی سزا انکو نہ ملیگی بلکہ
ہو سکتا ہے کہ بعد سزا جزا کے دوزخ سے نجات پاکر بہشت میں جاوے
حدیث عمرو بن عاص میں آیا ہے کہ میں پاس حضرت کے گیا پس کہا ہاتھ بڑھاؤ
میں آپ سے بیعت کرونگا آپ نے جب ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا
کہا اے عمرو تجھکو کیا ہوا میں نے کہا میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا شرط
کرتا ہے میں نے کہا یہ شرط کہ میری مغفرت ہو جاوے فرمایا تو نے یہ نہ جانا کہ اسلام
ڈھا دیتا ہے اوس چیز کو جو اسلام سے پہلے تھی اور ہجرت ڈھا دیتی ہے اوس چیز کو
جو اوس سے پہلے ہوئی تھی اور حج ڈھا دیتا ہے اوس چیز کو جو اوس سے پہلے
ہوئی تھی مرقاۃ سے معلوم ہوا کہ اسلام و ہجرت و حج ہادم ذنوب گذشتہ
ہیں عام ہوا ان الفاظ کا مقتضی ہے اس بات کو کہ گناہ وہ صغیرہ ہوں یا
کبیرہ سب اسلام لانے اور ہجرت کرنے اور حج بجالانے سے معاف
ہو جاتے ہیں رہے حقوق عباد سو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اونکو بھی معاف فرمادے
اظہر یہ ہے کہ ظالم کو جنت دے اور مظالم کو بخشدے اسلام سے پہلے کفر
کا ہو وہ کلمہ شہادت سے دور ہو جاتا ہے اور ہجرت و حج بعد اسلام کے ہو جانے

تو جو گناہ حالت اسلام مین بندے سے براہ جہل صادر ہوتے ہین اونکے
معاف ہونے کی یہی تدبیر ہے کہ اگر دار الحرب مین ہے تو وہان سے طرف
دار الاسلام کے نکل جائے اگر امن پاوے اور اگر موقع ہجرت کا نہین ہے
اور مستطیع ہے تو فریضہ حج ادا کرے اور بعد حج کے حالت اوسکی حالت سابقہ
سے بہتر ہو جاوے یہ علامت ہے قبول حج اور مغفرت ذنوب کی اور اگر
ہجرت کسی دنیا کے مطلب کے لیے ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے جا کر وہان نکاح
کرے یا کوئی عورت کسی مرد کی جورو بنے تو پھر کچھہ ثواب اس ہجرت کا
نہین ہے جسطرح کہ ایک شخص نے حضرت کے وقت مین ام قیس نام ایک عورت
کے لیے ہجرت کی تھی کیونکہ اعتبار اعمال کا نیات پر ہے نہ ظاہر صورت پر
حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء
ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن
کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ متفق علیہ
یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے اصول دین سے صحت سارے اعمال کی اسی کے
اثر دگر دچکر مارتی ہے یہی حال حج کا ہے کہ اگر حج بہ نیت ادای فرض مطابق
شرع کے کیا ہے تو ہادم آثام ہوگا اور اگر کسی مطلب دنیا کے لیے کیا ہے
تو وہ موافق نیت کے ہوگا گو ظاہر مین فرض ادا ہو گیا جیسے اسلیے کہ مکہ کو
جاوے کہ گھر مین جورو سے موافقت نہین ہے یا اس حیلے سے دنیا کمانا منظور

جو یا اقارب کے فساد کی وجہ سے چند روز قطع یا ناخوش رہے یا کسی سے
تعلق کرنا مطلوب ہو جس سے اس جگہہ تکلف نہیں ہو سکتا غرضکہ جس کام کی نیت
ہو گی وہی اوسکا اجر ہے حج کا ثواب نہ ملیگا معاذ کہتے ہیں میں نے حضرت سے کہا
مجھے خبر دو ایسے عمل کی جو مجھے جنت میں لیجائے اور دوزخ سے بچا دے فرمایا
تو نے بڑی بات پوچھی یہ بات آسان ہے اوسپر جسپر اللہ اسکو آسان کر دے تو
عبادت کر اللہ کی اور شریک نہ کر ساتھہ اوسکے کسی شے کو اور قائم رکھہ نماز اور
دے زکوٰۃ اور روزہ رکھہ رمضان کا اور حج کر گھر کا پھر فرمایا کیا میں تجھکو
دروازے خیر کے نہ بتادوں روزہ سپر ہے یعنی آتش جہنم سے اور صدقہ
بجھا دیتا ہے خطا کو جسطرح کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز پڑھنا آدمی کا رات کو
پھر فرمایا کیا نہ بتادوں میں تجھکو سر اور ستون اور اعلی کوہان اس امر کا میں نے کہا ہاں
فرمایا سر امر دین کا اسلام ہے اور ستون اوسکا نماز ہے اور اعلی کوہان اوسکا جہاد ہے
پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تجھکو ان سب کے گر کی میں نے کہا ہاں اپنی زبان پکڑ کر
فرمایا کر اسکو روک یعنی بیفائدہ باتوں سے میں نے کہا اے نبی اللہ کیا ہم بات کرنے
پر پکڑے جاتے ہیں فرمایا روے تجھکو ماں تیری اے معاذ نہیں ڈالتے لوگوں کو
آگ میں اونکے موہنہ یا ناک کے بل مگر یہی کٹی ہوئی اون کی زبان کی
رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ معلوم ہوا کہ جنت میں جانے کے لیے
یہ اعمال خیر درکار ہیں انکا عامل قبل دخول نار کے بہشت میں جائیگا اور جو مقصر

شہادتین کا باخلاص دل ہے اور عمل صالح مین قاصر رہا یا مرتکب کبائر کا ہوا تو
بھی نجات ہوگی مگر بعد دخول نار کے ف حدیث عبادہ بن صامت میں
فرمایا ہی جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ
حرام کیا اللہ نے اوسپر دوزخ کی آگ کو رواہ مسلم والترمذی عثمان رضی اللہ
عنہ نے رفعا کہا ہی جو شخص مرا اور وہ یہ بات جانتا تھا کہ لا الہ الا اللہ وہ
جنت مین جائیگا رواہ مسلم پہلی حدیث مین اعتبار قول کا فرمایا تھا اس حدیث
مین فقط علم توحید پر اکتفا کیا اسلیے کہ کبھی مرتے وقت زبان بند ہوجاتی ہے
مونہہ سے کلمہ نہین نکلتا لکن اگر دل مین اوسکا اعتقاد صحیح موجود ہی تو امید نجات
کی قائم ہی جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی دو چیزین موجب ہین یعنی واجب
کر دینے والی جنت یا نار کی ایک مرد نے کہا ای رسول خدا یہ دو موجب کیا ہین
فرمایا جو کوئی مرا اور وہ شریک نکرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو تو داخل ہوگا
وہ جنت مین اور جو مرا اور وہ شریک کرتا تہا کسی چیز کو ساتہہ اللہ کے تو وہ داخل
ہوگا وہ آگ مین رواہ مسلم اس جگہہ دخول جنت و نار کو عدم شرک اور وجود
شرک پر منحصر رکھا ہی بقیہ اعمال کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ موحد عمل صالح سے ہرگز
خالی نہین رہتا ہی توحید صادق بھی ایک عمل صالح ہی بلکہ راس الطاعات و
اشرف الحسنات ہی سو جس شخص موحد کو کوئی عمل ہو ایکدن دوزخ سے نکل کر جنت
مین جائیگا اگرچہ بعد سیکڑون یا ہزارون برس کے نجات پاوے توحید خیر و

او صحیح ایک ورق نعلین کی دیکر بھیجا حدیث طویل ابو ہریرہ مین فرمایا کہ
جو کوئی تجھکو پیچھے اس دیوار کے ملے اور وہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ
لا الہ الا اللہ اور دل سے اسکا یقین رکھتا ہو تو تو اوسکو جنت کی بشارت
دے پس عمر نے عرض کیا مجھکو ڈر ہے کہ لوگ اس بشارت اجمالی پر تکیہ نہ کر بیٹھیں
آپ انکو چھوڑ دین فرمایا اچھا چھوڑ دو رواہ مسلم مطلب حضرت کا اس
بشارت سے یہی تھا کہ انجام توحید خالص یقینی کا جنت ہے گو آغاز مین دخول
جنت سے ہو معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع ہے کہ کنجیان بہشت کی شہادت لا الہ الا اللہ ہے
رواہ احمد حدیث طویل عثمان مین آیا ہے کہ ابوبکر نے کہا اے رسول خدا
ما نجاة هذا الامر فرمایا من قبل مني الكلمة التي عرضت على عمي فردها
فهي له نجاة رواہ احمد یعنی جسنے قبول کیا مجھسے وہ کلمہ جو مینے اپنے چچا ابو طالب
سے کہا تھا اور اونخون نے اوسکو پھیر دیا تھا تو وہ نجات ہے واسطے اوسکے
مراد اس کلمے سے شہادت لا الہ الا اللہ ہے یعنے قائل صادق مخلص اس قول کا
انجام کو ناجی ہوگا اس کلمے کی ایک خوبی یہ ہے کہ جو کوئی اپنے اسلام مین محسن
ہوتا ہے اوسکی ہر نیکی دس گنی اور سات سو گنی تک لکھی جاتی ہے اور ہر بدی اوسکی
ایک ہی بدی ٹھیرتی ہے یہانتک کہ وہ اللہ سے جا ملے متفق علیہ یہ خوبی
عمل صالح سے حاصل ہوتی ہے اور جو عامل صالح نہین ہے وہ اس ترقی سے محروم
ہے گو ناجی ہو س

کسی کز لذت طاعت بود محروم حرمان کہ بگذارند در جنت ولی با داغ حرمانش

معاذ بن جبل رفیقا کہتے ہین جو شخص ملا اللہ سے اور شریک نکرتا تہا وہ ساتہہ

اللہ کے کسی چیز کو اور پڑہتا تہا نماز پنجگانہ اور رکہتا تہا روزہ رمضان کا اوسکی

مغفرت ہوگی مینے کہا افلا ابشرہم یا رسول اللہ فرمایا دعہم یعملوا رواہ احمد

اس حدیث مین مغفرت کو وابستہ ساتہہ فرائض اعمال کے کیا ہی ف ابو ہریرہ

کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا بڑا اسعاد تمند ساتہہ آپکے شفاعت کے دن

قیامت کو کون ہوگا فرمایا مجہی گمان تہا کہ تجہسے پہلے کوئی یہ سوال مجہسے نکریگا

کیونکہ مین دیکہتا ہون کہ تجہکو حدیث پر بڑی حرص ہی اسعد ناس ساتہہ میری شفاعت

کے دن قیامت کو وہ شخص ہوگا جسنے اپنے دل و جان سے خالصا لا الہ الا اللہ

کہا ہی رواہ البخاری معلوم ہوا کہ جو عقیدے مین موحد ہی اور عمل مین قاصر وہ

محتاج شفاعت ہوگا اور جسکے اعمال کامل ہین وہ بحساب جنت مین جائیگا

زید بن ارقم نے مرفوعا کہا ہی جسنے کہا لا الہ الا اللہ مخلص ہوکر وہ جنت

مین جائیگا پوچہا اخلاص اسکا کیا ہی کہا روکے اوسکو یہ کلمہ اللہ کے محارم سے

یا اون چیزسے جو کہ اللہ نے اوسپر حرام کی ہی رواہ الطبرانی فی الاوسط

باسناد ضعیف رفاعہ جہنی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون

پاس اللہ کے کہ نہین مرتا کوئی بندہ جو گواہی دیتا ہی اس بات کی کہ لا الہ

الا اللہ وانی رسول اللہ سچے دل سے پہر سیدہا رہتا ہی لیکن وہ جنت مین

جاتی ہی رواہ احمد باسناد لا باس بہ مراد یہ ہی کہ رحمت سے عمل کرتا ہی
عبادتی اس قول سے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی نہین کہتا ہی کوئی بندہ
لا الہ الا اللہ لیکن کہل جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے
یہانتک کہ پہونچتا ہی یہ کلمہ عرش تک جبتک کہ وہ کبائر سے بچا ہوا ہے
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ جسنے
لا الہ الا اللہ کہا یہ نفع دیگا اوسکو ایک دن اوسکے زمانے مین سے پہونچے
اوسکو قبل اسکے جو کچہ پہونچے رواہ البزار والطبرانی ورواتہ رواۃ
الصحیح یعنی گو جہنم مین معذب ہو مگر انجام اوسکا نجات ہی حدیث ابو سعید خدری
مین آیا ہی کہ موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے سوال کر دعای خاص کا اپنے لیے کیا تہا فرمایا
لا الہ الا اللہ کہہ کہا ای رب یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہین مین تو خاص اپنے لیے چاہتا ہون فرمایا
ای موسی لو ان السموات السبع والارضین السبع فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ مالت بہن لا الہ
الا اللہ رواہ النسائی وابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد اور حدیث جابر مین لا الہ الا اللہ کو
افضل ذکر کہا ہی رواہ ابن ماجہ والنسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہ حدیث
صحیح الاسناد ہی یعلی بن شداد کہتے ہین ابو شداد بن اوس نے ہمسے کہا اور
عبادہ بن صامت حاضر تہے وہ اونکی تصدیق کرتے تہے کہ ہم پاس حضرت کے
تہے آپ نے فرمایا تم مین کوئی غریب یعنی اہل کتاب ہی ہمنے کہا نہین فرمایا
دروازہ بند کر دو اور ہاتہہ اوٹہا کر کہو لا الہ الا اللہ ہم دیر تک ہاتہہ

اوٹھالے رہے پھر فرمایا الحمد للہ اللہم انک بعثتنی بھذہ الکلمۃ
و وعدتنی علیہا الجنۃ و انت لا تخلف المیعاد پھر فرمایا البشروا فان اللہ
قد غفر لکم رواہ احمد باسناد حسن والطبرانی وغیرہما ابو ہریرہ نے
رفعاً کہا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی تازہ کرو تم اپنے ایمان کو کہا ای رسول خدا
ہم کسطرح اپنا ایمان تازہ کرین فرمایا بہت کہا کرو لا الٰہ الا اللہ رواہ احمد
والطبرانی واسناد احمد حسن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی مجہی ایک ایسا کلمہ معلوم
ہی کہ نہین کہتا اوسکو کوئی بندہ سچ مچ اپنے دل سے پھر مرجاتا ہی اوسپر لیکن
حرام کردیتا ہی اللہ اوس بندے کو آگ پر وہ کلمہ یہ ہی لا الٰہ الا اللہ رواہ
الحاکم وقال صحیح علی شرطہما و رویاہ بنحوہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یون ہی
بہت کثرت کرو شہادت لا الٰہ الا اللہ کی قبل اسکے کہ درمیان تمہارے اور
اس کلمے کے حیلولت ہو رواہ ابو یعلی باسناد جید قوی یعنی مرنے سی پہلے
اسکو بہت کہا کرو مشائخ نے کہا ہی جو شخص اپنی عمر مین ستر ہزار بار اس کلمے کو
کہیگا وہ مغفور ہوگا انس نے رفعاً کہا ہی نہین کہتا ہی کوئی بندہ لا الٰہ الا اللہ کسی
ساعت مین رات یا دن سے لیکن مٹا دیتا ہی یہ کلمہ اون سیئات کو جو اوسکے
نامہ اعمال مین ہوتے ہین یہانتک کہ جا ٹھہرتا ہی اون حسنات تک جو کہ مثل
اونکے ہین رواہ ابو یعلی یعنی سیئات بشکر اوتنی ہی حسنات نامہ اعمال مین
لکہے جاتے ہین ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین نہین ہی اہل لا الٰہ الا اللہ پر کوئی وحشت

نہ ہوگی قبر اور نہ حشر میں گویا میں دیکھتا ہوں طرف اس کلمہ والوں کے
کہ وہ اپنے سروں سے خاک جہاڑتے ہیں اور کہتے ہیں الحمد للہ الذی
اذہب عنا الحزن اور ایک روایت میں یون ہی نہیں ہے اہل لا الہ الا اللہ پر
وحشت نزدیک موت کے اور نہ نزدیک قبر کے رواہ الطبرانی لیکن اسکی
سند نہایت ضعیف ہے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کیا خبر دوں میں تمکو اوس
وصیت کی جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کی تھی سب نے کہا ہاں فرمایا
انہوں نے اپنے فرزند سے یہ کہا تھا میں وصیت کرتا ہوں تجھکو لا الہ
الا اللہ کہنے کی یہ کلمہ اگر ایک پلے میں رکھا جاوے اور سارے آسمان و زمین
ایک پلے میں تو یہی کلمہ بھاری ہوگا اور اگر یہ سب ایک حلقہ ہوں تو یہی کلمہ
انکو توڑ کر اللہ تعالی تک جا پہونچیگا الحدیث رواہ البزار و رواتہ محتج
بہم فی الصحیح حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لفظ حاکم کا یہ ہے میں حکم کرتا ہوں
تمکو لا الہ الا اللہ کہنے کا اگر سارے آسمان و زمین اور جو کچھ درمیان اونکے ہے
ایک پلے میں رکھے جائیں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلے میں تو یہی کلمہ اون
سب سے بھاری ہوگا اور اگر سارے آسمان و زمین اور ما فیہما ایک حلقہ ہوں
اور تو لا الہ الا اللہ کو اوپر رکھدے تو یہ کلمہ اونکو توڑ ڈالیگا اور حکم کرتا ہوں
میں تمکو سبحان اللہ وبحمدہ کہنے کا کہ یہ نماز ہے ہر شی کی اسی سے ہر شی کو رزق
ملتا ہے ترمذی کا لفظ ابن عمرو سے رفعا یہ ہے نہیں ہے واسطے لا الہ الا اللہ کے

کوئی حجاب یہانتک کہ پاس اللہ کے جا پہونچے اسکو حدیث غریب کہا ہی
ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک شخص کو میری امت مین
سے روبروی خلائق کے دن قیامت کو الگ کرکے بلائیگا اور اوسپر ننانوے
سجل یعنی طومار کھولیگا ہر سجل برابر مد بصر کے ہوگا پھر فرمائیگا کیا تو کسی چیز کا
انمین سے انکار کرتا ہی کیا میرے کاتبین حافظین نے تجہپر ظلم کیا ہی وہ کہیگا
ای رب نہین اللہ فرمائیگا کیا تجہکو کچہہ عذر ہی وہ کہیگا نہین ای رب خدا
فرمائیگا ہان ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہی اور آج کے دن تجہپر ظلم نہوگا
پھر ایک بطاقہ یعنی پرچہ کاغذ کا نکالا جائیگا اوسمین یہ لکہا ہوگا اشہد ان لا
الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہ کہیگا تو اپنے وزن پر
حاضر ہو وہ کہیگا ای رب بھلا اس بطاقہ کے سامنے ان سجلات کی کیا ہستی
ہی ارشاد ہوگا کہ تجہپر ظلم نہ کیا جائیگا پھر وہ سارے سجل ایک پلے مین رکھے
جائینگے اور وہ بطاقہ ایک پلے مین سارے سجلات ہلکے ہو جائینگے اور وہ
بطاقہ بھاری پڑیگا اللہ تعالی کے نام کے ساتہہ کوئی چیز بھاری نہین ہوتی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان والبیہقی والحاکم
وقال صحیح علی شرط مسلم ف نووی نے شرح مسلم مین کہا ہی کہ لغت مین
ایمان تصدیق کو کہتے ہین اور شرع مین تصدیق بالقلب وعمل بالارکان کو
ابن بطال نے کہا ہی مذہب ایک جماعت سلف وخلف کا یہی ہی کہ ایمان

قول و عمل سب پر بولتا ہو اتنی ایمان و سمن ہو جو کہ تصدیق و شہرہ ہو گیا
یا تو اتبعی ہوتا ہے ائمہ و سلف کے زیادت و نقصان ایمان پر تظاہر و
تطابق میں نووی کہتے ہیں وھذا مذھب السلف والمحدثین وجماعة
من المتكلمين واما اطلاق اسم الايمان على الاعمال فمتفق عليه عند
اهل الحق والادلة في الكتاب والسنة اكثر من ان تحصر واشهر من ان
تذکر انتہی حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے کہ ایک دن حضرت لوگوں میں بیٹھے تھے
ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ ای رسول خدا ایمان کیا ہے فرمایا یہ ہے کہ ایمان لاوے تو
اللہ پر اور اوسکے فرشتوں پر اور اوسکی کتاب پر اور اوسکے رسولوں پر
اور اوسکی ملاقات پر اور بعث آخر پر پوچھا اسلام کیا ہے فرمایا یہ کہ عبادت
کرے تو اللہ کی اور شریک نہ کرے تو ساتھ اوسکے کسی شی کو اور قائم کرے تو
نماز فرض اور دیوے تو زکوۃ فرض اور روزہ رکھے تو رمضان کا پوچھا احسان
کیا ہے فرمایا ان تعبد الله كانك تراه فانك ان لا تراه فانه يراك الحديث
بتمامہ مسلم قاضی عیاض کہتے ہیں یہ حدیث مشتمل ہے شرح پر سارے وظائف
عبادات ظاہرہ و باطنہ کے کیا عقود ایمان و اعمال جوارح و اخلاص سرائر
اور تحفظ آفات اعمال سے یہانتک کہ سارے علوم شرعیہ اسی کی طرف راجع
ہیں اور اسی سے متشعب ہوتے ہیں اسی حدیث کی بنیاد پر ہم نے کتاب المقاصد الحسان
فیما یلزم الانسان تالیف کی ہے اسلیے کہ کوئی شی واجبات و سنن و رغائب

ومحظورات ومکروہات مین ایسی نہین ہی جوکہ ان تین اقسام سے شاذ و نادر ہو
مذہب محققین اور جماہیر سلف وخلف کا یہ ہی کہ جب آدمی نے دین اسلام کا اعتقاد
بالجزم وبلا تردد کے کرلیا تو اب وہ مومن موحد ہوگیا اوسپر سیکھنا ادلہ متکلمین کا
واسطے معرفت خدا کے واجب نہین ہی کیونکہ حضرت نے فقط تصدیق پر اکتفا
کیا تہا معرفت بالدلیل کو شرط نہین فرمایا فقد تظافرت بہذا احادیث
فی الصحیحین یحصل بمجموعہا التواتر باصلہا والعلم القطعی انتہی سکان بادیہ
جو مجرد تکلم ساتہہ شہادتین کے کرتے ہین اور تارک ارکان اسلام وجمیع فرائض
دین ہین اور جو اقوال وافعال کہ اونپر واجب ہین اونکے تارک ہین اور سوا
اس تکلم مجرد کے اور کچھہ اونکے پاس نہین ہی بی شبہہ کافر حلال الدم والمال ہین
اسلیے کہ عصمت دماء واموال کی جب ہی متحقق ہی کہ قائم بارکان اسلام ہو سو ایسے
لوگون کو نصیحت سی راہ پر لاے اگر نہ آئین اور کفر پر مصر رہین تو اونکے ساتہہ
مقاتلہ درست ہی وہ حکم اہل جاہلیت مین ہین وبالجملۃ فاذا صح الاصرار
علی الکفر فالدار دار حرب بلاشک ولاشبہۃ والاحکام الاحکام اور
حق یہ ہی کہ وجوب غزو کا ساتہہ ایسے لوگون کے بموجب آیات واحادیث نبویہ
مطلقًا بغیر تقلید امام اعظم کے ہر فرد مومن پر واجب ہی ذکرہ الشوکانی نے
نووی کہتے ہین مذہب اہل سنت وجماعت کا جسپر اہل حق سلفًا وخلفًا ہین
یہ ہی کہ جو شخص موحد ہو کر مرا وہ جنت مین جائیگا قطعًا ہر حال ہین پہر اگر معاصی

سارے جرم جیسے صغیرہ و لواتہ اور تائب صادق سارے شرک وغیرہ معاصی
سے جسکے اوسنے بعد توبہ کے کوئی معصیت ایجاد نہین کی یا ایسا موفق ہو کر
کہ اصلا کسی معصیت مین مبتلا نہین ہوا ہو تو یہ سب انواع داخل جنت ہونگے
اور ہرگز جہنم مین نجاوینگے ہان ورود انکا دوزخ پر ہوگا لفظ ورود مین
اختلاف ہے صحیح یہی ہے کہ مراد مرور علی الصراط ہے یعنی پل پشت جہنم پر رکھا جائیگا
اعاذنا اللہ منہا ومن سائر المکروہ اور جس شخص نے کوئی معصیت کبیرہ
کی ہو اور وہ بغیر توبہ کے مرگیا ہو تو وہ اللہ کی مشیت مین ہے چاہے اوسکو
معاف کرکے اولا جنت مین لیجاوے اور مثل قسم اول کے کرے اور چاہے
بقدر اوسکے گناہ اور اپنے ارادے کے اوسکو عذاب دیکر پھر جنت مین
داخل فرماوے مگر کوئی شخص جو توحید پر مرا ہو گو اوسکے اعمال معاصی کیسی ہی
کیون نہون وہ جہنم مین مخلد نرہیگا جسطرح کہ وہ شخص جو کفر پر مرا ہو گو اوسنے
سارے اعمال بر کیے ہون ہرگز جنت مین نجاویگا ہذا المختصر جامع مذہب
اہل الحق فی ہذہ المسألۃ وقد تظاہرت ادلۃ الکتاب والسنۃ
واجماع من یعتد بہ من الامۃ علی ہذہ القاعدۃ وتواترت بذلک
نصوص تحصل العلم القطعی فاذا تقررت ہذہ القاعدۃ حمل علیہا جمیع
ما ورد من احادیث الباب وغیرہ فاذا ورد حدیث فی ظاہرہ مخالفۃ
وجب تاویلہ علینا لیجمع بین نصوص الشرع انتہی ف حدیث طویل

ابوہریرہ مین بذیل ذکر غزوہ تبوک آیا ہو کہ حضرت نے فرمایا اشہد ان لا اله
الا الله وانی رسول الله لا یلقی الله بهما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنة
رواہ مسلم مراد یہ ہو کہ وہ بعد مجازات بالعذاب کے داخل جنت ہوگا قاضی
عیاض کہتے ہین مذہب تمام اہل سنت کا یا جمیعہم کیا سلف صالح واہل حدیث
اور کیا فقہاء و متکلمین یہ ہی کہ گناہگار لوگ اللہ کی مشیت مین ہین جو شخص ایمان
پر مرا ہی اور اوسنے اخلاص دل سے گواہی شہادتین کی دی تھی وہ جنت مین
جائیگا اگر تائب یا معاصی سے سالم ہی تو یہ جانا اوسکا بہشت مین اور حرام ہونا
اوسکا دوزخ پر اللہ کی رحمت سے ہوگا اور اگر منجملہ مخلطین کے ہی کہ اوسنے واجب کو
ضائع کیا تھا اور حرام بجالایا تھا تو وہ اللہ کی مشیت مین ہی اوسکے بارے
مین نہ قطعاً یہ بات کہہ سکتے ہین کہ دوزخ اوسپر حرام ہی اور نہ یہ بات یقین کر سکتے
کہ وہ اول وہلہ مین مستحق جنت کا ہی ہان یہ بات قطعاً کہین گے کہ انجام کو وہ
داخل بہشت ہوگا انجام سے پہلے خطر مشیت مین پڑا ہوا ہی چاہی اللہ اوسکو
اوسکے گناہ پر عذاب کرے اور چاہے اپنے فضل سے معاف فرماوے
الغرض موحد کا داخل ہونا جنت مین ضرور ہی عجلاً معافی ہوکر چاہے نا موحرا
بعد عذاب کے اور مراد تحریم نار سے تحریم خلود ہی یا یہ بات اوس شخص کے ساتھ
خاص ہو جسکا آخر نطق اور خاتمہ لفظ کلمہ شہادت ہوا اگرچہ پہلے وہ مخلط تھا
لکن اب یہ کہنا اوسکا ایک سبب واسطے رحمت خدا کے اوسکے حال پر اور نجات کے

نجات تک دوزخ سے ہوجاتی نجات اون موحدین عاصیین کے جنکا کلام
آخر یہ کلمہ ہوئیں یعنی حدیث عبادہ کے ہین اور یہ بات کہ وہ جس دروازے
جنت سے چاہے داخل ہو جاوینگا یہ اوس شخص کے موجب کا ذکر حضرت نے
کیا ہی اور حقیقت ایمان و توحید کو مستور ان شہادتین فرمایا ہی کہ ایسے شخص کو
مثقال اتنا اجر ملے جو کہ اوسکے سیئات پر بڑھ جاوے اور موجب اوسکی مغفرت
و رحمت و دخول جنت کا اول وہلہ مین ہوئیں انتہے نووی کہتے ہین وھا
فی غایۃ الحسن والجمال ف حدیث ابو ذر مین آیا ہی کہ مینے کہا ای رسول
خدا کونسا عمل افضل ہے فرمایا الایمان باللہ رواہ مسلم اسمین تصریح ہی
اس بات کی کہ اطلاق عمل کا ایمان پر آتا ہی مراد اس سے واللہ اعلم وہ ایمان ہے
جو کہ انسان کو ملت اسلام مین داخل کر دے یعنی دل سے تصدیق کرنا اور زبان
سے کلمہ شہادتین کہنا تصدیق کام دل کا ہی اور نطق عمل زبان کا ہی سفیان ثقفی
نے حضرت سے کہا تھا مجھے اسلام مین ایسی بات بتاؤ کہ پھر مین بعد آپ کے
کسی سے نہ پوچھون فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم عیاض کہتے ہین
یہ حدیث جامع الکلم ہے اور مطابق ہی ساتھ قول حق تعالی کے ان الذین قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا یعنے اللہ کو ایک جانا پھر اوسپر ایمان لایا پھر اس
توحید و ایمان پر مستقیم رہا نہ توحید سے کنارہ کیا نہ ایمان چھوڑا بلکہ التزام
طاعت کا کیا یہانتک کہ اسی حال پر مر گیا مفسرین صحابہ نے اس حدیث کے

یہی معنی کہے ہیں ؎

براہِ استقامت فیض نازل میشود مظہر
نمی بینی تجلی گرد کوہ طور میگردد

ابن عباس نے کہا ہے حضرت پر کوئی آیت اس سے زیادہ اشد واشق تمام قرآن
میں نہیں اوتری فاستقم کما امرت اسی لیے جب صحابہ نے آپ سے کہا تھا کہ
آپکو بڑہاپا جلد ہی آگیا فرمایا مجھکو سورۂ ہود اور اوسکے اخوات نے بوڑہا کر دیا
قشیری نے اپنے رسالے میں کہا ہے کہ کمال وتمام امور کا اسی درجہ استقامت
سے ہوتا ہے حصول ونظام خیرات کا وابستہ اسی استقامت سے ہے جو شخص اپنی حالت
میں مستقیم نہیں ہے اوسکی سعی برباد اوسکی کوشش تباہ ہے سوا اکابر کے کسی کو طاقت
استقامت کی نہیں ہوتی ہے کیونکہ اسمیں خروج معہودات ہے اور مفارقت رسوم
وعادات کی اور کھڑا ہونا سامنے اللہ کے حقیقت صدق پر ہوتا ہے ولہذا
حضرت نے کہا ہے استقیموا ولن تحصوا واسطی نے کہا ہے یہ وہ خصلت ہے جس سے
سارے محاسن کامل ہوتے ہیں اور جسکے نہونے سے جملہ محاسن مفقود ہو جاتے ہیں
ف حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ الحیاء شعبة من الایمان رواہ مسلم
یعنی شرم کرنا ایمان ہے اہل علم نے کہا ہے حیا کو اسلیے ایمان ٹہرایا ہے کہ کبھی وہ تخلق
واکتساب سے مثل سائر اعمال بر کی حاصل ہوتی ہے اور کبھی طبعی ہوتی ہے لکن استعمال
اوسکا قانون شرع پر محتاج اکتساب ونیت کا ہوتا ہے اسلیے وہ منجملہ ایمان کے
ٹہرے یہ افعال بر پر باعث اور معاصی سے مانع ہوتی ہے ولہذا حدیث میں تو شاذ

یعنی فرمایا ہے الحیاء خیر کلہ روا؛ مسلم کوئی کہے کہ کبھی حیا ہوا ہو
یا حق سے مانع اور ترک امر بمعروف و نہی عن المنکر کا باعث ہو تو اسکا
جواب ابن الصلاح اور ایک جماعت ائمہ نے دیا ہے کہ اس حالت کو حیا کہنا
مجازا ہے حقیقت حیا کی یہ ہے کہ ترک قبیح پر باعث اور تقصیر حقوق سے مانع ہو
انتہی میں کہتا ہوں جس طرح کوئی ایماندار بےحیا نہیں ہوتا ہے اسی طرح اکثر بےحیا
ایماندار نہیں ہوتے ہیں اہل فسق کو دیکھا ہوگا کہ انکو کچھ پروا اپنی نیکنامی
و رسوائی کی نہیں ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ اعمال ایمان پر ثابت قدم بھی
نہیں رہتے ہمیشہ ان سے صدور خصال مہلکات کا ہوا کرتا ہے کبھی توجہ طرف
اعمال منجیات کے نہیں کرتے نہ اللہ سے شرماتے ہیں اور نہ رسول اللہ سے
اور نہ اللہ کے نیک بندوں سے انکا ایمان سخت ناتوان ہوتا ہے منجملہ ایمان
کے ایک حسن جوار و اکرام مہمان ہے احادیث میں اسکی بہت تاکید آئی ہے
اور حدیث ابی شریح میں فرمایا ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور روز آخرت پر
وہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور مہمان کا اکرام بجا لاوے
اور اچھی بات کہے یا چپکا رہے روا؛ مسلم منجملہ ایمان کے ایک تغییر منکر ہے
ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے یہ مضمون حدیث ابو سعید خدری میں رفعاً
آیا ہے ہاتھ سے مٹانا منکر کا کام ائمہ و ملوک و روسا اہل اسلام کا ہے اور
زبان سے تغییر کرنا کام علماء آخرت کا ہے اور دل سے برا جاننا کام عوام

مسلمین کا ہی اور یہ ضعف ایمان ہی سے ایمان ہی ایک بانہ دراز سے ضائع
ہوچکا ہی گویا لوگون نے اسکو ایک شریعت منسوخ سمجھ لیا ہی اب بجز رسوم
قلیلہ کے کچھ باقی نہین رہا سراج وہاج مین کہا ہی وھو باب عظیم بہ قوام الامر
وملاکہ واذا کثر الخبث عم العقاب الصالح والطالح فلیحذر الذین یخالفون
عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم طالب آخرت وساعی تحصیل
رضای خدا کو چاہیے کہ اس طرف بہت توجہ کرے کہ اسکا نفع بڑا ہی مگر بہ نیت
خالص اور منکر سے نہ ڈرے ولینصرن اللہ من ینصرہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی
احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون جمیع مسلمین کا اسپر
اتفاق ہی کہ امر معروف ونہی منکر واجب ہی اور یہ دو ستون اعظم ہین اس
دین کے اور ہر فرد مسلمان پر بوجوب عینی واجب ہین حدیث ابن مسعود
مین فرمایا ہی فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن
ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ
خردل رواہ مسلم بطولہ اس حدیث مین شخص ساکت وصامت محض سے
ایمان کی نفی کی ہی اور یہانتک مبالغہ کیا ہی کہ اسکے لیے برابر دانہ رائی کے
بھی ایمان ثابت نہ کیا حالانکہ جسکا ایمان برابر دانہ خردل کے ہوگا وہ بھی
ایک دن نجات پائیگا اور جسکا ایمان اتنا بھی نہوا اسکو کیا امید نجات کی ہی
اللہ تعالی جانتا ہی کہ جسکو ہر گز قدرت تغییر منکر کی اس زمانہ مین ہاتھ سے نہین ہے

مان جو چاہیے زبان و دل سے جتنا ہو اور ہمیں ہم لوگ ہی نہیں کرتے وما
توفیقی الا باللہ ف منجملہ مراتب ایمان کے ایک حب علی ہے حدیث زر بن
حبیش میں آیا ہے کہ دوست نہیں رکھتا علی کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا
مگر منافق رواہ مسلم دوسرے حب انصار ہے حدیث عدی بن حاتم میں فرمایا ہے
لا یحبہم الا مومن ولا یبغضہم الا منافق رواہ مسلم تیسرے اہل یمن کا
اعتقاد ہے کہ الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ وفی روایۃ اخری عند مسلم
الفقہ یمان رواہ مسلم اہل یمن کے حق میں بعض آیات قرآنی بھی اتری
ہیں اسمیں دلیل ہے انکے کمال ایمان اور حکمت وفقہ کی فضیلت ومزیت
پر مراد حکمت سے علم حدیث ہے جابر کا لفظ یہ ہے الایمان فی اہل الحجاز رواہ
مسلم سو میں حجاز میں ہی ہوں حدیث عائشہ میں دربارہ ابن جدعان جو کہ جاہلیت
میں صلہ رحم واطعام مسکین کرتا تھا فرمایا ہے انہ لم یقل یوما رب اغفرلی
خطیئتی یوم الدین رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جو کوئی ایمان نہیں لایا ہے اسکو
کوئی عمل صالح نفع نہیں دیتا کیونکہ مصدق بعث مومن ہوتا ہے اور غیر مصدق
کافر و لہذا حدیث ابی ہریرہ میں ارشاد کیا ہے لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا
رواہ مسلم یعنی جنت بے ایمان لانے کے میسر نہیں ہوتی اسی طرح حدیث
ابو ہریرہ میں کہا ہے کہ زانی وسارق وشارب وقت ان افعال کے مومن نہیں
ہوتا ہے رواہ مسلم اور وسوسہ فی الایمان کو حدیث ابو ہریرہ میں صریح ایمان

کہا ہی رواہ مسلم یعنی جب وسوسہ کو برا سمجھا اور برا جانا تو یہی دلیل ہی ایمان
پر اگر ایمان نہوتا تو اس وسواس کو برا اور برا کیون سمجھتا یہہ استعظام علامت ہی
اسکے ایمان کی حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہی کہ مومن کو دنیا مین بھی عطا
ملتی ہی اور آخرت مین بھی جزا ملیگی اور کافر فقط دنیا مین کہاتا پیتا ہی آخرت مین
اوسکے لیے کچہہ نیکی نہین ہی رواہ مسلم قل تمتع بکفرک قلیلا انک من
اصحاب النار حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی کہ مومن کو حدیث نفس معاف ہے
اوسپر مواخذہ نہین ہی جبتک کہ مونہہ سے نہ نکالے یا ویسا کام نکرے رواہ
مسلم حدیث ابن عمر مین خبر دی ہی کہ ان الاسلام بدء غریبا وسیعود غریبا
کما بدء فطوبی للغرباء رواہ مسلم اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین
بروجہ کمال موجود ہی سو ہمکو اس خبر مین بشارت ہی واسطے ہم سے غریبون کے
اگر ہم اپنے ایمان واسلام پر صابر وثابت رہین اور اعداء اسلام کے بہکانے
ڈرانے لالچ دینے سے منحرف نہون لکن اب یہ بات بھی غریب ہوگئی ہے
واللہ یعلم وانتم لا تعلمون تنبیہ ہمنے ذکر فضائل ومنافع کلمہ شہادت کا
اور ذکر ابواب ایمان کا اس جگہہ اس لیے کیا ہی کہ صحت اصل ایمان کی اسی
کلمے کی تصدیق واخلاص پر تہ دل سے ملتوی ہی جب اسکی فضیلت ومنفعت
پر اطلاع ہوتی ہی تو دل سے اس نعمت کے حاصل کرنے کو ایک جوش
اوٹھتا ہی اور عقلمند آدمی یہ بات بخوبی سمجہہ لیتا ہی کہ جب مجرد تلفظ شہادتین

مراد حسن قدرت کے یہ عاقبت محمود ہاتھ آتی ہی تو پہر عمل صالح اور وجوہ ایمان کے بجالانے سے کسطرح ترقی مدارج علیا کی حاصل ہوگی اسلیے کہ نری نجات ایک ادنیٰ درجہ ایمان کا ہی اور اعلیٰ مرتبہ یہ ہی کہ فوز عظیم کو پہونچے فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور ف حدیث طویل انس مین دربارۂ شفاعت رفعاً آیا ہی کہ مین ہر بار اللہ سے اذن لونگا پہر شفاعت کرونگا میرے لیے ایک حد مقرر کر دیجاویگی پہر اذن چاہونگا پہر حد مقرر ہوگی پہر تیسری بار سفارش کرتا ہونگا پہر ایک حد مقرر کیجاویگی مین اونکو آگ سے نکالکر جنت مین داخل کرونگا یہانتک کہ باقی نرہیگا آگ مین مگر وہی شخص جسکو قرآن نے روک رکھا ہی یعنی اوسپر خلود واجب ہوچکا ہی متفق علیہ خلود اوسیکو ہوگا جو مشرک یا کافر ہوگوظاہر مین مسلمان ہو کے خلاف مین تہا یہی حکم منافق کا ہی دوسری روایت مین آیا ہی کہ جسکے دل مین برابر ایک دانہ جو کے ایمان ہوگا مین اوسکو آگ سے نکالونگا پہر دوبارہ اوسکو جسکے دل مین برابر ذرے کے یا برابر دانہ رائی کے ایمان ہوگا پہر تیسری بار مین اوسکو نکالونگا جسکے دلمین برابر ادنی ادنی دانہ رائی کے ایمان ہوگا پہر چوتھی بار مین کہونگا ای رب مجہے حکم دے کہ مین قائلین لا الہ الا اللہ کی شفاعت کرون اللہ فرمائیگا لیس ذلک لک وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن من قال لا الہ

الا اللہ متفق علیہ یعنی یہ تیرا کام نہین ہے یہ کام تو میرا ہے مجھے اپنی عزت
و جلال و کبریا و عظمت کی قسم ہے کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا مین اوسکو
دوزخ سے باہر نکالونگا و للہ الحمد معلوم ہوا کہ پہلے گنہگارون کی شفاعت
ہوگی جو کہ مشرک نہ تھے پہر برے کلمہ گویون کی جنہون نے شرک کیا تھا
اگرچہ اونسے سارے جہان کے گناہ کیون نہوے ہون یہ شفاعت ہمارے
حضرت کرینگے لیکن بعد اذن کے ہوگی ہمراہ حد بندی کے مثلا ایکبار یہ کہدیا
جائیگا کہ تارکین جماعت نماز کے یا اونکے جنکی نماز مین خلل رہا ہے شفاعت کرو
پہر دوسری بار مین یہ کہا جائیگا کہ اچہا فلان قسم کے عاصیون کی شفیع ہو
جیسے شرابی زانی اسی طرح تیسری بار کسی اور قسم کے لوگون کو بتادیا جائیگا
یہ گویا طرف سے اللہ کے تحدید ہوگی لیکن جو کوئی ایسا تہا کہ اوسکے کوئی کام
شرک یا رسم کفر کا ہو جاتا تہا اور وہ بے توبہ کے مرگیا ہے تو اوسکی شفاعت ہرگز
نہوگی کیونکہ وہ بنص کتاب جنت سے محروم ہوگا جیسے گور پرست پیر پرست
ریاکار و نحوہم پہر دوسری شفاعت مین خود اللہ پاک موحدین خالص عاصیان
بے عمل کو آگ سے نجات دیگا جہنم مین سوا اہل شرک و کفر کے کوئی باقی نرہیگا
یہ شرک وہ چیز ہے جس سے بچنا ہر انسان پر فرض عین ہے اور نہایت مخفی بہی
اسکے ستر در ہین جسطرح کہ بدعت کے بہتر در ہین جسکو اپنی نجات مطلوب ہو
اوسکو چاہیے کہ وہ ابواب شرک و بدعت و کفر وسکے دریافت کرنے مین بڑی کوشش

وہ بخشش نہ پاوے اسلیے کہ اگر سارے جہان کی عبادت و طاعت کی ہو
مگر عقیدہ و عمل میں کسی طرح کا شرک و کفر شامل ہو تو اوسکی شفاعت ہرگز نہو گی
اور نہ نجات اور اگر کوئی بھی عمل خیر نہیں کیا ہو یا جہان بھر کے گناہ کیا ہو
مگر شرک سے بچ گیا ہو تو ضرور ایک نہ ایکدن وہ جہنم سے دور ہوگا اور مغفور ہو گا
اس بارے میں رسالہ تقویۃ الایمان و رعایۃ الایمان نہایت نافع و جامع ہیں
حدیث طویل ابو سعید خدری میں رفعاً آیا ہے کہ اللہ تعالی دوسری بار کی شفاعت
میں مومنین سے کہیگا کہ جاؤ جسکے دل میں تم برابر ایک دینار کے خیر پاؤ
اوسکو آگ سے نکالو وہ ایک خلق کثیر کو باہر نکالینگے پھر حکم ہوگا کہ جاؤ جسکے دل میں
تم برابر نصف دینار کے خیر یعنی ایمان پاؤ اوسکو آگ سے باہر نکالو وہ پھر ایک
خلق کثیر کو باہر نکالیں گے پھر حکم ہوگا کہ جاؤ جسکے دل میں برابر ایک ذرہ کے
خیر پاؤ اوسکو بھی باہر نکالو وہ پھر ایک خلق کثیر کو باہر نکالیں گے پھر عرض کرینگے
کہ اے رب ہمارے اب ہمنے کسی خیر والیکو آگ میں باقی نہیں چھوڑا اللہ تعالی
فرمائیگا فرشتے اور پیغمبر اور مومنین سب شفاعت کر چکے کوئی باقی نہیں رہا
مگر ارحم الراحمین تب ایک مٹھی اپنی آگ سے بھریگا اور ایک ایسی قوم کو اوس میں سے
باہر نکالیگا جسنے کبھی کوئی خیر نہ کی ہوگی وہ جل بھنکر کوئلا ہو گئے ہونگے اونکو ایک
نہر میں جو جنت کے دہانوں پر ہے اور اوسکو نہر حیات کہتے ہیں ڈالدیگا
وہ اوس میں سے ایسے برآمد ہونگے جیسے کوئی دانہ جاسی سیلاب میں اوگتا ہے

اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہو رہے ہونگے تو جل کر کوئلے ہو جاتے ہونگے اونکی گردنون پر مہرین لگی ہونگی اہل جنت کہین گے کہ یہ رحمن کے آزاد کیے ہوئے ہین رحمن نے انکو جنت مین بغیر کسی عمل کے جو انہون نے کیا ہو یا کسی خیر کی جو انھون نے آگے بہیجی ہو داخل کیا ہے اون لوگون سے یہ بات کہی جائیگی لکم ما رأیتم ومثلہ معہ متفق علیہ یعنی یہ لو اور مثل اسکے اور لو دوسرا لفظ ابو سعید کا رفعاً یہ ہے کہ جب جنت والے جنت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو اللہ تعالی فرمائیگا جسکے دل مین برابر ایک دانہ رائی کے ایمان ہو اوسکو نکالو وہ نکالے جائینگے وہ جل بھنکر کوئلا ہو گئے ہونگے نہر حیات مین ڈالدیے جائینگے پھر اسطرح اوگین گے جیسے کوئی دانہ راہ سیل مین اوگتا ہے تم نے نہین دیکھا کہ وہ دانہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے متفق علیہ حدیث طویل ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی جب بندون کے فیصلے سے فارغ ہوگا اور یہ چاہیگا کہ جن لوگون نے شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہے اونکو آگ سے باہر نکالے تو فرشتون کو حکم دیگا کہ جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تہا اوسکو نکالو فرشتے اوسکو آثار سجود سے باہر نکالین گے اللہ نے آگ پر یہ بات حرام کی ہے کہ وہ جاے اثر سجدے کو کہاے سارے ابن آدم کو آگ کہا لیگی مگر اثر سجود کو وہ آگ سے جلے بھنے نکالے جائینگے اور نہر آب حیات گرایا جائیگا وہ دانہ کی طرح راہ سیل مین اوگین گے الحدیث متفق علیہ

تمثال کا بنیا انش تو دوسری گگرو ہر سبب جیا نقش ہو دوسری بہار کی تحسین

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ قوموں کو آگ کی لپٹ پہنچیگی بسبب اون گناہوں کے

جو کہ اونھوں نے کیے ہونگے پہر اونکی عقوبت ہو چکی پھر اللہ اونکو اپنے فضل و رحمت

سے جنت میں داخل کریگا اونکو لوگ جہنمی کہیں گے رواہ البخاری اس سے

ثابت ہوا کہ بعض گنہگار موحد بھی دوزخ میں جائینگے اگرچہ آخر کو بسبب

توحید کے باہر نکلیں گے مگر موحد ہونا شرط ہے ف انس کی حدیث میں

فرمایا ہے میری شفاعت واسطے اہل کبائر کے میری امت میں سے ہوگی رواہ

اہل السنن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے پاس ایک آنیوالا طرف سے

میرے رب کے آیا اور مجھکو اختیار دیا کہ آدھی امت میری جنت میں جاے یا میں اونکی

شفاعت کروں میں نے شفاعت کرنا اختیار کیا یہ شفاعت اوسکی لیے ہوگی جو مر گیا

اور اوس نے کسی شے کو ساتھ اللہ کے شریک نہ کیا تھا رواہ الترمذی وابن ماجہ

اب گور پرست پیر پرست وغیرہما امید شفاعت کی نہ رکھیں کیونکہ یہ شفاعت خاص

واسطے موحدین کے ہوگی حدیث انس میں فرمایا ہے اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے

کہ چار لاکھ آدمیوں کو میری امت میں سے بلا حساب جنت میں داخل کرے گا

ابوبکر نے کہا کچھ زیادہ کیجیے فرمایا دو لپ بھر کر کہا اور زیادہ کیجیے فرمایا اسی قدر

الحدیث رواہ فی شرح السنۃ ظاہر یہ ہے کہ مراد اللہ کی دو لپ میں و للہ الحمد

تمام ہوا بیان بیچ دو گروہ کے کردار و چنین سید نیشر و

ابن عباس نے روایتا کہا ہی داخل ہونگے جنت مین میری امت سی ستر ہزار آدمی
بغیر حساب کے یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے اور نہ فال بد لیتے ہین بلکہ اپنے
رب پر بھروسا کرتے ہین متفق علیہ دوسری روایت مین یہ ہی کہ منتر نہین
کرتے اور نہ داغ لگاتے ہین عکاشہ بن محصن نے کہا ای رسول خدا اللہ سے
دعا کیجیے کہ مجھکو انہین لوگون مین کرے فرمایا اللهم اجعله منهم ایک دوسرے
شخص نے کھڑے ہوکر یہی سوال کیا فرمایا سبقك بها عكاشة متفق علیه
غرضکہ ایمان کامل عبارت ہی توحید کامل سے جب توحید کسی شخص کی کامل ہوجاتی
ہی تو وہ سوا اللہ کے اور کسی پر کوئی بھروسا نہین ہو ہرگز بھروسا نہین کرتا نہ کسی کا
امیدوار ہوتا ہی نہ کسی سے خائف رہتا ہی اوسکی آنکھ کے سامنے یہ حدیث
ابن عباس کی ہر دم حاضر رہتی ہی وہ کہتے ہین کہ مین حضرت کے پیچھے تھا سو
فرمایا یا غلام احفظ الله یحفظك احفظ الله تجده تجاهك واذا سألت
فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت
على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على
ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الاقلام
وجفت الصحف رواه احمد والترمذي یعنی ای لڑکے نگاہ رکھ اللہ کو نگاہ
رکھیگا وہ تجھکو تو نگاہ رکھ اوسکو پائیگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب تو کچھ
مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہی تو اللہ ہی سے چاہ اور جان تو

اگر سب لوگ جمع ہوں کہ تجھکو کچھ نفع یا نقصان پہونچاویں تو ہرگز نہیں
پہونچا سکینگے مگر جو اللہ نے تیرے لیے لکھ رکھا ہی قلم اوٹھ گیا کاغذ سوکھ گیا
قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا یہ حدیث اشارہ ہی طرف رضا بالقضا کے
اور اسمیں ہدایت کی ہی توحید خالص کی اختیار کرنے کی معاذ کہتے ہیں مجھکو
وصیت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس کلموں کی ایک یہ کہ لا
تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت الحدیث یعنی اگر کوئی تجھکو قتل کرے
یا آگ میں جلائے تب بھی تو شرک نکرنا رواہ احمد ف حدیث انس میں کہا ہی
کہ تین چیزیں اصل ایمان میں ایک باز رہنا قائل لا الہ الا اللہ سے کسی گناہ کے
سبب اوسکو کافر نہ کہنا نہ کسی عمل کے سبب سے اوسکو اسلام سے باہر نکالے
اور جہاد چلا آتا ہی جب سے کہ اللہ نے مجھکو مبعوث کیا ہی یہانتک کہ آخر امت
دجال سے لڑے جور کسی جائر کا اور عدل کسی عادل کا اوسکو باطل نہیں کرتا ہی
اور ایمان لانا اقدار پر رواہ ابو داود یعنی اس بات کا یقین کرے کہ تقدیر
حق ہی ابن عمرو نے رفعا کہا ہی کہ اللہ نے مقادیر خلائق کو آفرینش سموات
وارض سے پچاس ہزار برس پہلے لکھ رکھا ہی جبکہ اوسکا عرش پانی پر تھا رواہ
مسلم اور حدیث ابن عمر میں فرمایا ہی کہ ہر شی قدر سے ہی یہانتک کہ عجز و
کیس رواہ مسلم مراد بیوقوفی وعقلمندی ہی ابن مسعود رفعا کہتے ہیں
تحقیق کہ ایک اہل جنت کا سا عمل کرتا ہی یہانتک کہ درمیان اوسکے اور جنت کے

ایک گز کا فاصلہ رہجاتا ہی پہر اوسپر کتاب سبقت کرتی ہی وہ اہل نار کا سا
عمل کرکے نار میں جاتا ہی اور کوئی تم میں اہل نار کا سا عمل کرتا ہی یہانتک کہ
درمیان اوسکے اور نار کے فاصلہ ایک گز کا رہجاتا ہی پہر کتاب سبقت
کرتی ہی وہ اہل جنت کا سا عمل کرکے داخل جنت ہوتا ہی متفق علیہ یعنی
تقدیر غالب آتی ہی سہل بن سعد کا لفظ یہ ہی کہ بندہ عمل اہل دوزخ کا سا
کرتا ہی اور وہ اہل جنت میں سے ہی اور کوئی عمل اہل جنت کا سا کرتا ہی
اور وہ اہل نار میں سے ہی وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ یعنی اعتبار
کاموں کا انجام پر ہی اگرچہ یہ انجام آغاز میں لکھ گیا ہی اس حدیث میں خوف
ورجا دونوں کو بتایا ہے اور تقدیر کو ثابت کیا ہی حدیث عائشہ میں فرمایا ہے
اللہ نے جنت کے لیے لوگ بنائے ہیں وہ پشت میں اپنے باپوں کے ہیں
اور دوزخ کے لیے لوگ بنائے ہیں وہ بہی اپنے باپوں کے پشت میں ہیں
رواہ مسلم یعنی ہر کسیکی تقدیر پیدا ہونے سے پہلے مقرر ہو چکی ہی اوسی کے
موافق دنیا میں ہر کسی کا خاتمہ ہوتا ہی ولہذا حدیث علی میں کہا ہی اعملوا
فکل میسر لما خلق یعنی تم عمل کیے جاؤ ہر شخص وہی کام کرتا ہی جسکے لیے وہ پیدا
کیا گیا ہی جو اہل سعادت ہی اوسپر کام نیکبختی کا آسان ہوجاتا ہی اور جو بدبخت ہے
اوسکو کام بدبختی کا سہل پڑتا ہی متفق علیہ دنیا میں یہ ایک عمدہ علامت ہے
جنتی و دوزخی ہونے کی قال تعالی ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا فا

و لقو اقعات یا چوری شراب خواری و سائر معاصی اللہ ہی کے ارادے
و تقدیر سے ہوتی ہیں مگر تقدیر کو ایسے محل میں حجت نہ کرے گناہ کو اپنی ہی
طرف نسبت کرے اسلیے کہ اگرچہ خالق افعال عباد کا اللہ تعالی ہے مگر بندہ کا
ہے والشر لیس الیک منکر تقدیر کا کافر ہو جاتا ہے حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے
کہ دو گروہ کو میری امت میں سے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہے ایک مرجیہ دوسرے
قدریہ رواہ الترمذي اور فرمایا میری امت میں خسف و مسخ ہوگا تقدیر کے
منکروں میں اسکو ابو داؤد و ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے دوسری
روایت میں کہا ہے کہ قدریہ مجوس ہیں اس امت کے اگر بیمار پڑیں تو عیادت
نکرو مر جائیں تو جنازے پر اونکے حاضر نہو رواہ احمد و ابو داود علی مرتضی
نے رفعا کہا ہے ایمان نہیں لاتا کوئی بندہ جب تک کہ ایمان نہ لائے چار چیزوں
پر ایک یہ کہ گواہی دے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور میں رسول ہوں اللہ پاک کا
اوسنے مجھے سچ بھیجا ہے اور ایمان لاے مرنے پر اور اوٹھنے پر بعد موت کے
اور ایمان لاے تقدیر پر رواہ الترمذي و ابن ماجة اور اللہ تعالی نے
فرمایا ہے آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ
وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ یا نا رسول نے جو کچھ
اوترا اوسکو اوسکے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو اور
اوسکے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو ہم جدا نہیں کرتے کسیکو اوسکے

رسولوں میں کذا فی موضح قرآن اس آیت وحدیث ما قبل سے سارا مضمون لمن آمنت باللہ الخ کا ماخوذ ہے جو آدمی متصف ساتھ ان اوصاف کے ہوگا وہ مومن ہے اللہ نے فرمایا ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنی تم نہ مرو مگر مسلمان ہو کر رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین آج نہم جمادی الاخرہ روز چہارشنبہ کو دو دن میں یہ رسالہ ختم ہوا والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً

تمت

فہرست رسائل صغیرہ

پہلا تعلیم الصلوٰۃ	دوسرا تعلیم الصوم
تیسرا تعلیم الزکوٰۃ	چوتھا تعلیم الحج
پانچواں تعلیم الذکر والدعا	چھٹا تعلیم الایمان
ساتواں تعلیم الخمر وغیرہا	آٹھواں الانفکاک عن مراسم الاشراک

نواں اتباع السنۃ فی ایام السنۃ

